

کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو ستر

روح کا قلعہ: پیغمبرانہ تناظر میں الہی تخت نشینی اور تحول کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-03-31

روس کو اُس قوت کے طور پر شناخت کرنے کی کنجی، جس نے 2014 میں یوکرینی جنگ کا آغاز کیا، "قلعہ" ہے، جو سلطنت کا سر، یا دارالحکومت ہے۔ انسانی ہیکل سر اور بدن پر مشتمل ہے۔ سر اعلیٰ فطرت ہے، اور بدن ادنیٰ فطرت۔ "سات زمانے" جو 1844 میں اختتام پذیر ہوئے، پھر یروشلم کے ساتھ ملائے جانے تھے، جو یہوداہ کا سر تھا۔ یروشلم کے ہیکل میں بادشاہ کا تخت واقع تھا، جو یروشلم کا سر ہے، اور یروشلم یہوداہ کا سر تھا۔ الوہیت کا انسانیت کے ساتھ امتزاج، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر کیے جانے کی نمائندگی کرتا ہے، "مسیح کی عقل" حاصل کرنے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ عقل اعلیٰ فطرت ہے، اور اس لیے وہی "سر" ہے۔

جب وہ لوگ جن کی نمائندگی دانیال کرتا ہے وہ مونث سببی رؤیا دیکھتے ہیں جو انہیں مسیح کی صورت میں بدلنے کا باعث بنتی ہے، تو انہوں نے مسیح کا ذہن پا لیا ہوتا ہے، جو دوسرا آدم ہے اور روحانی ہے۔ اس وقت ان کا حقیقی جسمانی ذہن، جو انہیں پہلے آدم سے ملا تھا جب وہ گرا اور اس نے اپنی تخلیق کی ترتیب الٹ دی، مصلوب ہو جاتا ہے۔ وہ جسمانی ذہن جو خدا کی شریعت کے خلاف لڑتا ہے، جو انہیں اپنی پیدائش کے وقت اپنی مرضی کے بغیر ملا تھا، اس کی جگہ مسیح کا ذہن آجاتا ہے، جسے وہ اپنی پسند سے قبول کرتے ہیں، اور جو خدا کی شریعت کا کامل مطیع ہے۔ پھر ان کا نیا ذہن اور مسیح کا ذہن ایک ہی ذہن ہو جاتے ہیں، اور دونوں آسمانی مقامات میں تخت پر اکٹھے بیٹھتے ہیں۔ ہیکل کے اندر ایک جگہ ہے جہاں خدا کا تخت واقع ہے، اور انسانوں کے لیے، جو خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں، ہیکل کے اندر ایک خاص جگہ مقرر ہے جو خدا کی حضوری کے لیے بنائی گئی ہے۔

وہ جگہ ان کی پست فطرت میں نہیں ہے، جس کی نمائندگی شمالی بادشاہت کرتی ہے۔ وہ اس مقام میں ہے جس کی نمائندگی جنوبی بادشاہت کرتی ہے، جہاں خدا نے اپنا نام رکھنے کے لیے منتخب کیا، جو کہ اس کا کردار ہے۔ وہ مقام یروشلم میں ہے، لیکن یہوداہ کے دارالحکومت کے طور پر یروشلم سر ہے، اور دارالحکومت کا سر بادشاہ ہے۔ اور یروشلم کو دارالحکومت کے لیے منتخب کیا گیا، اسی طرح اسے اس جگہ کے طور پر بھی منتخب کیا گیا جہاں خدا اپنا ہیکل قائم کرے گا۔ پھر اپنے ہیکل میں اس نے اپنا تخت رکھا۔ جنوبی بادشاہت انسان کی اعلیٰ فطرت کی نمائندگی کرتی ہے، مگر اس میں بادشاہ کے لیے ایک خاص تخت گاہ بھی ہے۔ سسٹر وائٹ اس جگہ کو روح کا "قلعہ" کہتی ہیں۔ قلعہ تعریفاً ایک حفاظتی گڑھ ہوتا ہے۔

"پورا دل خدا کو سپرد کرنا ہے، ورنہ خدا کی سچائی زندگی اور کردار پر تقدیس بخش اثر ڈالنے میں ناکام رہے گی۔ لیکن یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ جو مسیح کے نام کا اقرار کرتے ہیں، نے سادگی سے کبھی اپنا دل اُس کے حوالے نہیں کیا۔ انہوں نے مسیحیت کے مطالبات کے آگے کامل سپردگی سے جنم لینے والی ندامت و شکستگی کبھی محسوس نہیں کی، اور نتیجہ یہ ہے کہ سچائی کی تبدیل کر دینے والی قوت ان کی زندگیوں میں موجود نہیں؛ مسیح کی محبت کا گہرا، نرم کرنے والا اثر زندگی اور کردار میں ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن خدا کے گلے کو چرانے کا کیا ہی عظیم کام انجام دیا جا سکتا تھا اگر ماتحت چرواہے مسیح کے ساتھ مصلوب ہوتے، اور خدا کے لیے جیتے تاکہ گلے کے سردار چرواہے کے ساتھ تعاون کریں! مسیح لوگوں کو پکارتا ہے کہ وہ اسی طرح کام کریں جیسے اُس نے کیا۔ سچائی کی قوت کے بارے میں ایک زیادہ گہری، زیادہ مضبوط، اور زیادہ مؤثر گواہی کی ضرورت ہے، جو اُن لوگوں کی عملی دینداری میں نظر آئے جو اس پر ایمان رکھنے کا

اقرار کرتے ہیں۔ نجات دہندہ کی محبت جب دل میں ہو تو وہ اس طریقے میں فیصلہ کن تبدیلی لاتی ہے جس سے کارکن ہلاک ہونے والوں کی جانوں کے لیے محنت کرتے ہیں۔ جب سچائی روح کے قلعے پر قابض ہو جاتی ہے، مسیح دل میں تخت نشین ہوتا ہے، اور انسان پھر کہہ سکتا ہے، 'میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں؛ تاہم میں زندہ ہوں؛ مگر میں نہیں، بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے؛ اور جو زندگی میں اب جسم میں جیتا ہوں وہ خدا کے بیٹے پر ایمان کے باعث جیتا ہوں، جس نے مجھ سے محبت کی اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا۔' ریویو اینڈ ہرالڈ، 9 اکتوبر، 1894۔

„روح کا قلعہ“ وہ مقام ہے جہاں „مسیح تخت نشین ہے۔“ مسیح کی تخت نشینی اُس وقت واقع ہوتی ہے جب جسم مصلوب کیا جاتا ہے، اور پولس کی تعریف کے مطابق جسم سے مراد ادنیٰ فطرت ہے، اور وہی شمالی مملکت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شمالی مملکت کی نبوت صرف 1798 تک پہنچی۔ ادنیٰ فطرت الوہیت کے ساتھ جمع نہیں کی جا سکتی؛ اُسے دوسری آمد کے وقت پلک جھپکتے میں تبدیل ہونا لازم ہے۔ جنوبی مملکت، جس میں „سر“ شامل تھا جو یروشلم تھا، اور „سر“ جو مقدس تھا، 1844 تک پہنچی، کیونکہ وہ اعلیٰ فطرت کی نمائندگی کرتی تھی جو جسم کو مصلوب کرنے کا انتخاب کر سکتی تھی اور ایمان کے وسیلہ سے انتہائی مقدس مقام کے قلعہ میں داخل ہو کر مسیح کے ساتھ تخت پر بیٹھ سکتی تھی۔ وہ مقام جہاں یہ اتصال، اور یہ تخت نشینی واقع ہوتی ہے، انسانی پیکل کے قلعہ میں ہے۔ گیارہویں باب کی دسویں آیت سر کی تعریف قلعہ کے طور پر کرتی ہے، لیکن یہ حقیقت صرف یسعیاہ کی گواہی کے ساتھ ہی قائم ہوتی ہے، جو اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ قلعہ کے بارے میں سچائی کو اُس کے ظاہری اور باطنی اطلاقات میں سمجھا جائے۔

خدا کا کلام ہماری روحانی غذا ہونا چاہیے۔ "میں زندگی کی روٹی ہوں،" مسیح نے فرمایا؛ "جو میرے پاس آتا ہے وہ کبھی بھوکا نہ رہے گا؛ اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔" دنیا خالص، بے ملاوٹ سچائی کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہی ہے۔ مسیح ہی سچائی ہے۔ اس کے کلمات سچ ہیں، اور ان میں سطح پر دکھائی دینے سے کہیں زیادہ گہرا مفہوم ہے، اور ان کی سادہ سی صورت سے بڑھ کر قدر و قیمت ہے۔ وہ ذہن جو روح القدس سے زندہ کیے گئے ہیں ان باتوں کی قدر کو پہچانیں گے۔ جب ہماری آنکھیں پاک سرمہ سے ممسوح ہوں گی تو ہم سچائی کے قیمتی جواہر کو پہچان سکیں گے، خواہ وہ سطح کے نیچے مدفون ہی کیوں نہ ہوں۔

سچائی نازک، نفیس اور بلند پایہ ہوتی ہے۔ جب یہ کردار کو ڈھالتی ہے تو روح اس کے الہی اثر کے تحت نمو پاتی ہے۔ ہر روز سچائی کو دل میں قبول کرنا چاہیے۔ یوں ہم مسیح کے کلمات کھاتے ہیں، جن کے بارے میں وہ فرماتا ہے کہ وہ روح اور زندگی ہیں۔ سچائی کی قبولیت ہر قبول کرنے والے کو خدا کا فرزند، آسمان کا وارث بنا دے گی۔ وہ سچائی جو دل میں عزیز رکھی جاتی ہے سرد، مردہ حرف نہیں بلکہ ایک زندہ قوت ہوتی ہے۔

سچائی مقدس ہے، الہی ہے۔ مسیح کی مشابہت کے مطابق کردار کی تشکیل میں یہ ہر چیز سے بڑھ کر مضبوط اور طاقتور ہے۔ اس میں خوشی کی بھرپوری ہے۔ جب اسے دل میں عزیز رکھا جاتا ہے تو مسیح کی محبت کو کسی بھی انسان کی محبت پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہی مسیحیت ہے۔ یہی جان میں خدا کی محبت ہے۔ یوں خالص، بے آمیز سچائی وجود کے قلعے پر قابض ہو جاتی ہے۔ یہ کلمات پورے ہوتے ہیں، 'میں تمہیں نیا دل بھی دوں گا اور تمہارے اندر نئی روح ڈالوں گا۔' جو شخص سچائی کے حیات بخش اثر کے تحت جیتا اور کام کرتا ہے، اُس کی زندگی میں ایک عظمت پائی جاتی ہے۔ ریویو اینڈ ہیرلڈ، 14 فروری، 1899ء۔

دانی ایل باب گیارہ میں نبوی تاریخ کا وہ رویا اُس وقت شروع ہوتا ہے جب آیت دو میں مذکور چھٹا اور نہایت مالدار صدر، سر کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، جو آیات گیارہ تا پندرہ میں روس ہے۔ اُس تاریخ میں چھٹا صدر ساتوں میں سے اٹھواں بن جائے گا، اور وہ اُس وقت حکومت کرے گا جب ریاستہائے متحدہ میں کلیسیا اور ریاست یکجا ہو جائیں گے، اور آیت سولہ میں، جلد آنے والے اتوار کے قانون پر، اپنی ناپاک

حرام کاری کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

وہ علم جو پھر بلند کیا جانا ہے، مایوس ہوگا اور تین دن اور آدھے کے عرصے کے لیے مر جائے گا، جو دانی ایل باب دس میں اکیس دن کے برابر ہے۔ دانی ایل کے لیے سوگ کے اکیس دن کے اختتام پر، جو دو گواہوں کے لیے گلی میں موت کے تین دن اور آدھے کے خاتمے کے برابر ہے، اور وہ دو گواہ حزقی ایل کی وادی میں ہیں، جو مردہ خشک ہڈیاں ہیں، ایک نبوی پیغام ظاہر ہوتا ہے جو مردوں کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے۔ یہ عمل دانی ایل کے باب دس میں تین مراحل میں پیش کیا گیا ہے۔

اور پہلے مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو، جب میں اُس بڑے دریا کے کنارے تھا جسے حدیقل کہتے ہیں، تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کتان کے لباس میں ملبوس ہے اور اس کی کمر آواز کے خالص سونے کے کمر بند سے بندھی ہوئی ہے۔ اس کا جسم بھی زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی مانند نمودار تھا، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں کی طرح تھیں، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں چمکائے ہوئے پبتل کے رنگ کے مانند تھے، اور اس کے کلام کی آواز ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔ اور میں، دانی ایل، ہی اکیلا وہ رویا دیکھ رہا تھا، کیونکہ جو آدمی میرے ساتھ تھے انہوں نے وہ رویا نہ دیکھا؛ لیکن ان پر بڑی کپکپی طاری ہوئی، سو وہ بھاگ گئے کہ چھپ جائیں۔ پس میں اکیلا رہ گیا اور اس بڑی رویا کو دیکھا، اور مجھ میں کچھ طاقت نہ رہی؛ کیونکہ میری خوشنمائی میرے اندر بگڑ گئی اور میری قوت باقی نہ رہی۔ تو بھی میں نے اس کے کلام کی آواز سنی؛ اور جب میں نے اس کے کلام کی آواز سنی تو میں منہ کے بل گہری نیند میں پڑ گیا اور میرا چہرہ زمین کی طرف تھا۔ اور دیکھو، ایک ہاتھ نے مجھے چھوا اور مجھے میرے گھٹنوں اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر سہارا دے کر اٹھا دیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، نہایت عزیز مرد، وہ باتیں سمجھ جو میں تجھ سے کہتا ہوں، اور سیدھا کھڑا ہو جا؛ کیونکہ اب میں تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ اور جب اس نے مجھ سے یہ بات کہی تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ تب اس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، مت ڈر؛ کیونکہ جس دن سے تو نے اپنے دل کو سمجھنے کے لیے اور اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کرنے کے لیے ٹھان لیا، تیری باتیں سن لی گئیں، اور میں تیری باتوں کے سبب آیا ہوں۔ لیکن فارس کی بادشاہی کے رئیس نے اکیس دن تک میرا مقابلہ کیا؛ مگر دیکھ، میکائیل جو سرداروں میں سے ایک بڑا سردار ہے، میری مدد کو آیا؛ اور میں وہاں فارس کے بادشاہوں کے پاس ٹھہرا رہا۔ اب میں اس لیے آیا ہوں کہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری دنوں میں تیری قوم پر کیا گزرے گی؛ کیونکہ یہ رویا ابھی بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 14-10:4.

اکیس دن کے ماتم کے آخر میں دانی ایل کو مسیح کی رؤیا دکھائی دیتی ہے اور وہ مسیح کے کلمات سنتا ہے۔ کلام خدا کی جو دیدنی اور زبانی رؤیا تھی، وہ دو طبقوں میں تفریق پیدا کرتی ہے، اور دانی ایل گلی میں مردہ پڑا تھا، کیونکہ وہ "گہری نیند میں" تھا۔

یہ باتیں اُس نے کہیں؛ اور اس کے بعد اُن سے کہا، ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے؛ مگر میں جا رہا ہوں تاکہ اسے نیند سے جگاؤں۔ تب اُس کے شاگردوں نے کہا، اے خداوند، اگر وہ سو گیا ہے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ حالانکہ یسوع اُس کی موت کے بارے میں کہہ رہا تھا؛ لیکن وہ سمجھتے تھے کہ وہ نیند کے آرام کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ تب یسوع نے اُن سے صاف صاف کہا، لعزر مر گیا ہے۔ یوحنا 14-11:11.

پھر دانیال کو پہلی بار جبرائیل نے چھوا، جو اسے اس سیاسی کشمکش سے آگاہ کرتا ہے جو اس دوران جاری رہی تھی جب دانیال مردہ (سویا ہوا) تھا، اور یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ اب اُس رویا کی تعبیر دینے والے جس نے ابھی دانیال کو مسیح کی صورت میں بدل دیا تھا۔ پھر اسے دوسری بار خود مسیح چھوئیں گے۔

اور جب اُس نے مجھ سے ایسے کلام کیے تو میں نے اپنا چہرہ زمین کی طرف جھکا لیا اور گونگا ہو گیا۔ اور دیکھو، بنی آدم کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھوا؛ تب میں نے اپنا منہ کھولا اور کلام کیا اور اُس سے کہا جو میرے سامنے کھڑا تھا: اے میرے آقا، اس رویا کے سبب میرے رنج و الم مجھ پر غالب آ گئے ہیں اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ تیرا یہ بندہ اپنے اس آقا سے کیسے گفتگو کرے؟ کیونکہ مجھ میں تو فوراً کوئی قوت باقی نہ رہی اور نہ مجھ میں دم باقی رہا۔ دانی ایل ۱۵:۱۰-۱۷

یہ باب سینتیس میں حزقی ایل کی پہلی نبوت کے متوازی ہے، کیونکہ ان دو نبوتوں میں جنہیں حزقی ایل کو وادی کی مردہ ہڈیوں سے کہنے کا حکم دیا گیا، پہلی میں بدن بن جاتے ہیں، مگر ان میں ابھی سانس نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ کسی زبردست لشکر کی قوت رکھتے ہیں۔ حزقی ایل کی دوسری نبوت میں بدن چاروں ہواؤں سے سانس پاتے ہیں اور ایک زبردست لشکر کی مانند کھڑے ہو جاتے ہیں، اور دانی ایل کے دوسرے لمس پر، "میرے اندر کوئی قوت باقی نہ رہی، نہ مجھ میں سانس باقی رہی۔" پھر دانی ایل کو ایک بار پھر تیسری مرتبہ چھوا گیا، اور جبرائیل کی طرف سے دوسری مرتبہ۔

پھر ایک بار وہ جو آدمی کی مانند نظر آتا تھا آیا اور مجھے چھو لیا، اور اُس نے مجھے تقویت دی، اور کہا، اے نہایت عزیز مرد، خوف نہ کر؛ تجھ پر سلامتی ہو؛ مضبوط ہو، ہاں، مضبوط ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا اور کہا، میرے آقا کلام کریں، کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے۔ دانی ایل 10:18، 19.

دانیال کا تیسرا لمس، حزقی ایل کی دوسری پیشین گوئی ہے، جو اجسام کو ایک زبردست لشکر کی مانند پاؤں پر کھڑا کر دیتی ہے۔ اس کی پیشین گوئی ایسے لوگوں سے خطاب کرتی ہے جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مر چکے ہیں، کیونکہ وہ سوگوار تھے، جیسے دانیال بھی تھا۔

تب اُس نے مجھ سے کہا، ہوا سے نبوت کر، نبوت کر، اے ابن آدم، اور ہوا سے کہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اے سانس، چاروں ہواؤں سے اے، اور ان مقتولوں پر دم کر تاکہ وہ زندہ ہو جائیں۔ پس میں نے جیسا اُس نے مجھ سے حکم دیا ویسی ہی نبوت کی، اور سانس اُن میں آ گئی، اور وہ زندہ ہوئے، اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے، ایک نہایت بڑی فوج۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، یہ ہڈیاں اسرائیل کا سارا گھرانہ ہیں: دیکھ، وہ کہتے ہیں، ہماری ہڈیاں خشک ہو گئی ہیں، اور ہماری امید جاتی رہی؛ ہم بالکل کٹ گئے ہیں۔ حزقی ایل 37:9-11.

خداوند حزقی ایل کو نبوت کرنے کا حکم دیتا ہے، اور وہ انہیں بتاتا ہے کہ بیت اسرائیل کی گواہی یہ ہے کہ وہ مر چکے ہیں، ناامید ہیں اور منقطع ہو گئے ہیں۔ وہ سوگوار ہیں، جیسے دانیال تھا، کیونکہ 18 جولائی 2020 کی ناکام پیش گوئی سے وہ مایوس ہیں، اور اسی حالت میں حزقی ایل کو نبوت کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

پس تو نبوت کر اور ان سے کہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، اے میرے لوگو، میں تمہاری قبریں کھولوں گا اور تمہیں تمہاری قبروں میں سے نکالوں گا اور تمہیں اسرائیل کے ملک میں لے آؤں گا۔ اور جب میں تمہاری قبریں کھولوں گا، اے میرے لوگو، اور تمہیں تمہاری قبروں میں سے نکالوں گا، تو تم جان لو گے کہ میں خداوند ہوں۔ اور میں اپنی روح تم میں رکھوں گا اور تم زندہ ہو جاؤ گے، اور میں تمہیں تمہارے ہی ملک میں بساؤں گا۔ تب تم جان لو گے کہ میں، خداوند، نے یہ کہا بھی ہے اور اسے پورا بھی کیا ہے، خداوند فرماتا ہے۔ حزقی ایل 37:12-14.

خداوند، جو میکائیل فرشتہ اعظم ہے، ان کی قبریں کھولتا ہے؛ اور مکاشفہ گیارہ کے دو گواہ پھر زندہ کیے جاتے ہیں، انہیں روح القدس دی جاتی ہے اور وہ اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے حزقی ایل کی دوسری نبوت میں، جب لوگوں کو ان کی قبروں سے نکالا جاتا ہے تو جو اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں انہیں روح القدس دی جاتی ہے۔

اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور اُن پر جنہوں نے انہیں دیکھا بڑا خوف طاری ہو گیا۔ مکاشفہ 11:11۔

ان دو گواہوں کو موسیٰ اور ایلیاہ کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں، اور موسیٰ کو فرشتہ اعظم کی آواز سے بھی دوبارہ زندہ کیا گیا تھا۔

تاہم سردار فرشتہ میکائیل نے، جب وہ ابلیس سے موسیٰ کے بدن کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، اس کے خلاف بدگوئی پر مبنی الزام لگانے کی جرأت نہ کی بلکہ کہا: خداوند تجھے جھڑکے۔ یہوداہ 1:9۔

میکائیل، شہزادہ اور سردار فرشتہ، وہی ہے جو دانی ایل کے دسویں باب میں جبرائیل کی مدد کے لیے آیا تھا، اور اسی کی آوازے جو مردوں اور عورتوں کو زندگی کی طرف بلاتی ہے۔

کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار کے، سردار فرشتے کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا: اور جو مسیح میں مردہ ہیں وہ پہلے جی اٹھیں گے۔ 1 تھسلونیکوں 4:16

دانی ایل کے تین لمس تیسرے فرشتے کی لاوڈیکائی تحریک سے تیسرے فرشتے کی فیلدلیائی تحریک تک انتقال کی نمائندگی کرتے ہیں، اور دانی ایل دس میں وہ رویا جو لاوڈیکہ کی شبیہ سے فیلدلیہ کی شبیہ تک اس انتقال کو مکمل کرتی ہے، اُس نبوتی تاریخ کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے جو باب گیارہ میں پیش کی گئی ہے۔ اس رویا کو حزقی ایل نے تیسرے بائے کے اسلام کی رویا کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ 2014 میں، روس نے دوسری پراکسی جنگ کا آغاز کیا۔ 2015 میں، سب سے دولت مند صدر نے چھٹا صدر بننے کے لیے اپنی کوششوں کا آغاز کیا۔

سنہ 2020 میں وہ صدر، جو ریپبلکن سینگ کی نمائندگی کرتا تھا، ہے تہہ گڑھے سے آنے والے "ووک" ملحد حیوان کے ہاتھوں مارا گیا، اور اسی سال لاؤڈیقیہ کا پروٹسٹٹ سینگ بھی مارا گیا۔ 2023 میں دونوں سینگ پھر زندہ ہو گئے، اور دونوں نے اُس اٹھویں کی طرف منتقلی کا آغاز کیا جو سات میں سے ہے۔ ایک، جب ریاستہائے متحدہ میں کلیسا اور ریاست کو یکجا کیا جا رہا ہے، حیوان کی سیاسی شبیہ میں منتقل ہو رہا ہے، اور دوسرا سینگ لاؤڈیقیہ کی شبیہ سے مسیح کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ دونوں جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت بلند کیے جائیں گے۔ ایک "سکندر اعظم" بنے گا، دس بادشاہوں کا سرکردہ بادشاہ جو اپنی ساتویں بادشاہی روم کی فاحشہ کے سپرد کرتے ہیں، اور دوسرا ایک علم کے طور پر بلند کیا جائے گا۔

ان دونوں تبدیلیوں کو جنم دینے والی رؤیا وہ تاریخ ہے جو 11 ستمبر 2001 اور اتوار کے قانون کے درمیان کھلتی ہے۔ دانیال کے باب 11 کی آیت 11 کی خاص طور پر اس سیاق میں نشاندہی کی گئی ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو قائم نہ رہو گے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

بائبل کے اصول روزمرہ زندگی کے رہنما ہوں۔ مسیح کی صلیب موضوع ہو، جو وہ اسباق آشکار کرے جنہیں ہمیں سیکھنا اور عمل میں لانا ہے۔ مسیح کو تمام علوم میں شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ خدا کے علم سے سیراب ہوں اور اپنے کردار میں اس کی نمائندگی کریں۔ اس کا کمال ہمارا موضوع مطالعہ دنیاوی زندگی میں بھی اور ابدیت میں بھی ہے۔ خدا کا کلام، جو مسیح نے عہد عتیق اور عہد جدید میں فرمایا، آسمانی روٹی ہے؛ مگر جسے سائنس کہا جاتا ہے اس کا بڑا حصہ انسانی اختراع کے پکوانوں کی مانند ہے، ملاوٹ شدہ خوراک؛ وہ حقیقی من نہیں ہے۔

خدا کے کلام میں ہے چون و چرا، ہے پایاں حکمت پائی جاتی ہے — ایسی حکمت جو محدود سے نہیں بلکہ لامحدود ذہن سے ماخوذ ہے۔ لیکن جو کچھ خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے اس کا بڑا حصہ انسانوں پر اس لیے تاریک ہے کہ حق کے جواہر انسانی حکمت اور روایت کے کچرے کے نیچے دفن ہیں۔

بہتوں کے لیے کلام کے خزانے اس لیے پوشیدہ رہتے ہیں کہ انہوں نے پرعزم ثابت قدمی کے ساتھ اس قدر تلاش نہیں کی کہ سنہری اصول سمجھ میں آجائیں۔ کلام کو اس لیے کھنگالنا ضروری ہے کہ جو اسے قبول کریں وہ پاک کیے جائیں اور تیار ہوں کہ شاہی خاندان کے رکن، آسمانی بادشاہ کے فرزند بنیں۔

خدا کے کلام کے مطالعے کو اُن کتابوں کے مطالعے کی جگہ لینی چاہیے جنہوں نے ذہنوں کو تصوف میں ڈال کر حق سے دور کر دیا ہے۔ اس کے زندہ اصول، جب ہماری زندگیوں میں بنے جائیں، امتحانوں اور آزمائشوں میں ہمارا حصار بنیں گے؛ اس کی الہی ہدایت ہی کامیابی کا واحد راستہ ہے۔ چونکہ ہر جان پر امتحان آتا ہے، اس لیے ارتداد کے واقعات بھی ہوں گے۔ بعض لوگ غدار، خودسر، مغرور اور خودکفیل ثابت ہوں گے، اور حق سے منہ موڑ کر ایمان کی کشتی ڈبو دیں گے۔ کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے 'ہر اُس کلام کے مطابق جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے' زندگی نہ گزاری۔ انہوں نے گہرا کھود کر اپنی بنیاد مضبوط نہ کی۔

جب خداوند کے کلام اُس کے برگزیدہ قاصدوں کے وسیلہ اُن تک پہنچائے جاتے ہیں تو وہ بڑبڑاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ راستہ بہت تنگ کر دیا گیا ہے۔ یوحنا کے چھٹے باب میں ہم بعض ایسے لوگوں کے بارے میں پڑھتے ہیں جنہیں مسیح کے شاگرد سمجھا جاتا تھا، لیکن جب اُن کے سامنے صاف سچائی پیش کی گئی تو وہ ناخوش ہو گئے اور پھر اُس کے ساتھ نہ چلے۔ اسی طرح یہ سطحی طالب علم بھی مسیح سے منہ موڑ لیں گے۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 6، صفحہ 132۔